معذوری آڑے نہیں آتی جذبہ خدمت خلق کے

محمد ریاض ملک

پونچھ، جموں وکشمیر

آپ حیران ہونگے کہ ایک انسان جو خود معذور ہو اس کے پاس نہ گھر ہو نہ زر ہو نہ کار ہو نہ کوٹھی۔ اپنی پوری زندگی غریبوں کے نام کردی ہو سوتا ہو تو غریبوں بے سہاروں بے بس لوگوں کی نات کرتے کرتے دن رات گزارتا ہو انہیں لوگوں کی خاطر آفسران عہدیداروں کے ساتھ رابطہ میں۔ جس کے خواب میں غریب بے سہارا لوگوں کی درد بھری آوازیں سنائی دیتی ہوں اس کو لوگ محمد فرید ملک کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔جو ایک فرنٹ کے بانی بھی ہیں جس کو پیرپنچال عوامی ڈیولپمنٹ فرنڈ کا نام دیا گیا ہے۔

چونکہ محمد فرید ملک خطہ پیر پنچال کے دونوں اضلاع پونچھ اور راجوری کی مشترکہ آواز کا نام ہے۔ اس لئے انہیں کچھ آفسران آنریبل کہہ کر بھی پکارتے ہیں۔ واقع ہی آفسران بھی انہیں دل سے چاہتے ہیں کیونکہ وہ جب بھی کسی کام کسی چیز یا کسی بات کو لیکر آفسران کے پاس جاتے ہیں یا بذریعہ فون آفسران کے علم میں لاتے ہیں تو متعلقہ آفسران بلا جھجک تاخیر کے بغیر اس کام کو سرانجام دینے میں پیش پیش رہیے ہیں اس لئے کہ اس شخص کو کوئی لالچ نہیں ہے، کسی معاوضہ کی چاہت نہیں ہے۔ شائد خود معذور ہیں اس لئے ہر ایک کی پریشانی کو محسوس کرتے ہیں اور اس کو حل کروائے بغیر چین نہیں آتا ہے۔ کچھ اس طرح کے سچ کو سچ کر دکھایا جب مارچ کے مہینے میں لاک ڈاؤن اچانک لگ گیا ہر طرف سناٹا چھا گیا ہر کوئی جہاں تھا دنگ رہ گیا۔ اسی دوران ہزاروں مزدور طلباء، ڈرائیور، واچ مین و دیگر نجی کمپنیوں میں کام کرنے والے بھی درماندہ ہو کر رہ گیئے۔ ہر ایک کو اپنی اپنی فکر لاحق ہوگئی۔ چند ایک کو چھوڑ کر تمام لوگ سہیم گئے۔ بیرعن ریاست جموں کشمیر کے محنت کش طبقہ بھی اس لاک ڈاون میں پھنس کر رہ گیا۔ کچھ دن ادھر ادھر ہاتھ پیر مارنے کے بعد پونچھ اور راجوری کے مزدوروں نے بھی اس درددل رکھنے والے انسان سے رابطہ کیا۔ ایک نہیں بلکہ سینکڑوں مزدوروں کی فون کال موصول ہوئیں۔

رہا نہ گیا تو ضلعی ترقیاتی کمشنر پونچھ، ضلع ترقیاتی کمشنر راجوری، ایس ایس پی پونچھ، ایس ایس پی راجوری، آئی جی، ڈی آئی جی جموں کشمیر پولیس یہاں تک کہ لیفٹیننٹ گورنر انتظامیہ سے لیکر مرکزی سرکار وزراء تک مزدوروں کی پریشانیوں اور درماندگی کو ختم کروانے کا پیچھا کیا جس میں کامیاب ہوئے اور آخر کار مرکزی سرکار نے وہ فیصلہ لے ہی لیا جس کی چاہت لیکے نکلے تھے۔ 25 اپریل 2020 کو مزدوروں کو ہماچل پردیش سے جموں کشمیر کی طرف روانہ کر ہی دیا گیا۔ 29 اپریل 2020 کو منڈی کے دیگر قرنطینہ مراکز میں پہنچ گئے اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اس کام کو کرنے میں بقول انکے مسلسل ایک ماہ سے زائد عرصہ جدوجہد کرنی پڑی تمام مزدوروں کی فہرستیں مرتب کر کے مکمل پتہ کے ساتھ آفسران کو روانہ کی گئیں۔ چند ایک نوجوانوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا جن می ں شبیر احمد خان جو کمپیوٹر کے ماہر ہیں شامل ہے۔ جنہوں نے خود داستان سنائی کہ رات بارہ بجے بھی، رات ایک بجے بھی مزدوروں کے فون آتے ہیں اپنی نیند کو چھوڑ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ نہ دن دیکھا نہ رات نہ دھوپ دیکھی نہ بارش۔ بس حدف ایک ہی تھا کہ مجھے اپنے مزدور طبقہ کو واپس لانا ہے۔ صرف یہ ہی نہیں کہ پس لانے کی فکر بلکہ کہ وہ وہاں کیسے رہ رہیے ہیں، وہاں کی انتظامیہ سے رابطہ کر کے ان مزدوروں کی رہائش اور کھانے پینے کا بندوبست بھی کروایا گیا۔

ہماچل پردیش میں کچھ شر پسند عناصر نے مزدوروں پر حملہ کیا۔ یہاں سے رہ کر وہاں انتظامیہ سے رابطہ کر کے ان شر پسندوں کے خلاف مقدمہ درج کروایا گیا۔ یہ تو تھی ایک ماہ کی کارگزاری سینکڑوں بیواؤں معذوروں غریبوں اور بے سہارہ لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہونا انکی پینشن لگوانے کے لئے کوشش ہی نہیں بلکہ جب تک پینشن منظور نہیں ہو جاتی پلہ نہیں چھوڑتے۔ جس کا کوئی پرسان حال نہیں انکے کام آنا میرا اولین فرض اور ذمہ داری ہے فرید ملک کی کہ یہ حقیقت پر مبنی کہانی انکی اور کچھ لوگوں کی زبانی آخر معذور ہونے کے باوجود خدمت خلق کا جذبہ کیوں سر چڑھ کہ بول رہا ہے۔ کیا چیز ان کو اپنے آرام کو دوسرے کے آرام پر ترجیح دینے پر مجبور کرتی ہے۔ خوبصورت لوگ وہی ہوتے ہیں جو بصورتی کو نہیں دیکھتے اپنا مطلب نہیں دیکھتے بلکہ تن من دھن سے غریبوں کے کام کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ افسران تو کیا انکی قربانیوں کا اعتراف سیاسی وسماجی شخصیات بھی کر رہے ہیں۔ معذوری آڑے نہیں آتی جذبہ خدمت خلق کے۔